18

سچا مومن وہ ہے جو خدا کے مقام اور اس کے رسول کے درجہ میں فرق کو ہمیشہ ملحوظ رکھے

(فرمودہ 21 جون 1957ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"قرآن کریم میں ایک لفظ ربّانی کا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ۔1 تم ربّانی بن کے رہو۔ مختلف صحابہؓ نے مختلف اوقات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو باتیں سنی ہیں ان کے مطابق بعض نے تو یہ کہا ہے کہ ربّانی وہ ہیں جو چھوٹے علوم پہلے پڑھاتے ہیں اور بڑے بعد میں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت دی تھی کہ ہم ہر شخص کو اس کے درجہ کے مطابق جگہ دیں۔ اگر ہم ہر شخص کو اُس کے درجہ کے مطابق جگہ دیتے ہیں تب تو ہم خدا تعالیٰ کے حضور نیک سمجھے جاسکتے ہیں ورنہ نہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے الفاظ یہ ہیں کہ اُمِرْنَا أَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ عَلٰی مَنَازِلِھِمْ۔2 یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہر شخص کا درجہ اور مقام ہے اس کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہم اس کے ساتھ سلوک کریں۔ ان الفاظ میں درحقیقت اِس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ سچا مومن وہ ہے جو خدا کو خدا کا، رسول کو رسول کا اور صحابیؓ کو صحابیؓ کا

مقام دیتا ہے۔ بعض لوگ جو اس حقیقت کو مدّ نظر نہیں رکھتے مبالغہ سے کام لیتے ہوئے رسول کو خدا کا مقام دے دیتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی ہتک ہوتی ہے اور بعض دفعہ رسول کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کرنے لگ جاتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے جائز نہیں سمجھتے تھے۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تُو لوگوں سے کہہ دے کہ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۔3 میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں۔ مگر مسلمانوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ بشر نہیں تھے بلکہ آپ کو بشر کہنا حرام ہے اور جو شخص آپ کو بشر کہتا ہے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ گویا انہوں نے رسول کو خدا کا مقام دیا ہے۔ حالانکہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا کہ خدا یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا ہے اور انہیں خدائی کا درجہ دے دیا ہے۔4 یہ تو آپ کا فتویٰ ہے جو آپ نے یہود کے متعلق دیا مگر مسلمانوں نے یہ فتویٰ دے دیا کہ آپ کو بشر کہنا بھی ناجائز ہے۔ حالانکہ اصل نیکی یہ تھی کہ خدا کو خدا کا، رسول کو رسول کا اور صحابی کو صحابی کا درجہ دیا جاتا۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا اور درجے گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور مجرم ہو جاتا ہے۔ اور ایسا آدمی کبھی عزت نہیں پاتا، نہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اور نہ رسول کی نظر میں۔ کیونکہ وہ رسول کو خدا کے مقابلہ میں لاکر کھڑا کر دیتا ہے۔

مثلاً مسیح ناصریؑ کی امت نے حضرت مسیح ناصریؑ کو خدا کا درجہ دے دیا ہے۔ مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن جب حضرت مسیحؑ سے اس بارہ میں پوچھا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ خدایا! میں نے تو کبھی ایسی بات نہیں کہی تھی۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے میرے مرنے کے بعد کیا ہے۔ اب آپ کا اختیار ہے کہ چاہیں تو انہیں معاف کر دیں اور چاہیں تو سزا دے دیں۔5 گویا جس کو انہوں نے خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی امت کے اس فعل پر فخر کرتا وہ خدا سے یہی کہے گا کہ خدایا! اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے میرے مرنے کے بعد کہا ہے۔ اب تیرا اختیار ہے کہ تُو اُن سے جو چاہے سلوک کرے۔ یہ تیرے بندے ہیں تُو چاہے تو انہیں معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے دے۔ مگر مسلمانوں نے اس سے بھی بڑھ کر کمال کر دیا۔

حضرت خلیفہ اوّل کی ایک بہن ایک پیر صاحب کی مُرید تھیں۔ وہ قادیان میں آئیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ جب واپس گئیں تو ان کے

پیر صاحب کہنے لگے کہ تجھے کیا ہو گیا کہ تُو نے مرزا صاحب کی بیعت کر لی ہے۔ معلوم ہوتا ہے نور الدین نے تجھ پر جادو کر دیا ہے۔ وہ آئیں تو حضرت خلیفہ اوّل سے انہوں نے اِس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اگر پھر کبھی پیر صاحب سے ملنے کا اتفاق ہو تو انہیں کہنا کہ آپ کے عمل آپ کے ساتھ ہیں اور میرے عمل میرے ساتھ ہیں۔ میں نے تو مرزا صاحب کو اس لیے مانا ہے کہ اگر آپؑ کو نہ مانا تو قیامت کے دن مجھے جوتیاں پڑیں گی۔ آپ بتائیں کہ آپ اس دن کیا کریں گے؟ جب وہ واپس گئیں تو انہوں نے پیر صاحب سے جا کر یہی بات کہہ دی۔ وہ کہنے لگا یہ نورالدین کی شرارت معلوم ہوتی ہے۔ اُسی نے تجھے یہ بات سمجھا کر میرے پاس بھیجا ہے مگر تمہیں اِس بارہ میں کسی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔ جب قیامت کا دن آئے گا اور پُلِ صراط پر سب لوگ اکٹھے ہوں گے تو تمہارے گناہ میں خود اُٹھا لوں گا اور تم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں چلے جانا۔ انہوں نے کہا پیر صاحب! ہم تو جنت میں چلے گئے پھر آپ کا کیا بنے گا؟ وہ کہنے لگا جب فرشتے میرے پاس آئیں گے تو میں انہیں لال لال آنکھیں نکال کر کہوں گا کہ کیا ہمارے نانا امام حسینؓ کی شہادت کافی نہیں تھی کہ آج قیامت کے دن ہمیں بھی ستایا جاتا ہے۔ بس یہ سنتے ہی فرشتے دوڑ جائیں گے اور ہم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

غرض عیسائی جس کو خدا قرار دیتے ہیں وہ تو کہتا ہے کہ خدایا! یہ تیرے بندے ہیں۔ آپ چاہیں تو انہیں سزا دے دیں اور چاہیں تو معاف کر دیں۔ مگر مسلمان کہتے ہیں کہ ہم فرشتوں کو لال لال آنکھیں دکھائیں گے جس سے وہ ڈر کر بھاگ جائیں گے اور ہم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ غرض مسلمان اِس معاملہ میں عیسائیوں سے بھی آگے نکل گئے اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ۔ وہ بزرگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی توحید کی اشاعت کے لیے رات دن کوششیں کیں اور اسلام کا جھنڈا بلند رکھا میں ان کا ذکر نہیں کر رہا۔ جیسے حضرت ولی اللہ شاہ صاحب دہلوی ہیں یا حضرت احمد صاحب سرہندی ہیں یا حضرت سید احمد صاحب بریلوی ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے توحید کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں۔ میں صرف ان بدبختوں کا ذکر کر رہا ہوں جنہوں نے دین کو ہنسی بنا دیا اور اسلام کی طرف ایسی باتیں منسوب کر دیں جو اُسے بدنام کرنے والی ہیں۔

ایک قصّہ مشہور ہے کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے جبریل کو بھیجا کہ جاؤ اور محمد رسول اللہ کو

لے آؤ۔ وہ آپ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خدا نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ جب آپ چل پڑے تو راستہ میں کوہ قاف آ گیا۔ گویا کوہِ قاف آسمان کے رستہ میں آتا ہے۔ اب جبریل کو رستہ نظر نہ آئے کہ کدھر جانا ہے۔ کبھی دائیں جائیں، کبھی بائیں جائیں، کبھی اِدھر جائیں، کبھی اُدھر جائیں مگر کچھ پتا نہ چلے کہ رستہ کونسا ہے۔ اُدھر آسمان سے خدا تعالیٰ نے آوازیں دینی شروع کر دیں کہ جبریل! انہیں لاتے کیوں نہیں؟ آخر گھبرا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی رستہ تلاش کرو۔ جبریل نے کہا کر تو رہا ہوں مگر کچھ پتا نہیں چلتا۔ آخر چلتے چلتے کچھ بھنگی چرسی فقیر نظر آئے جو حضرت علیؓ اور امام حسینؓ کے ماننے والے تھے۔ جبریل اُن کے پاس پہنچے اور کہا کہ ہمیں تو کوئی رستہ نظر نہیں آتا آپ ہی بتائیں کہ اب ہم آسمان پر کس طرح جائیں؟ وہ کہنے لگے کہ آرام سے بیٹھ جاؤ۔ پہلے ہم بھنگ گھوٹ لیں پھر تمہیں بتائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے بڑے اطمینان سے بھنگ گھوٹنی شروع کر دی۔ وہ پھر گھبرائے اور کہا کہ جلدی بتائیں بہت دیر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا آرام سے بیٹھو، ابھی ہم بھنگ گھوٹ رہے ہیں۔ جب بھنگ گھوٹ چکے تو انہوں نے بھنگ کے نَغْدَہ 6 کا ایک گولہ سا بنایا اور "یا مولا علی" کہہ کر زور سے کوہِ قاف پر مارا۔ اُس گولے کا لگنا تھا کہ پہاڑ پھٹ گیا اور رستہ بن گیا۔ جبریل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور دوڑتے ہوئے خدا کے پاس پہنچے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا تھا اُس نے آپؐ سے باتیں کیں۔ جب باتیں ہو چکیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ الٰہی! آپ نے جو اِتنی تکلیف فرمائی ہے تو اَب ذرا اپنا دیدار بھی کرا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ ہٹایا تو وہ کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ بیٹھے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی! یہ دیدار تو زمین پر روزانہ ہو جاتا ہے۔ یہاں بلانے کی آپ نے کیوں تکلیف فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا "اس میں بھی رمز تھی۔" گویا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ حضرت علیؓ خدا تھے اور معراج پر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گئے تو اس میں بھی ایک رمز تھی۔ یہ آجکل کے مسلمانوں کی کیفیت ہے مگر وہ متقی اور پرہیزگار جو اُمّتِ محمدیہ میں لاکھوں لاکھ گزرے ہیں انہوں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ میں صرف اُن بھنگیوں اور چرسیوں کا ذکر کر رہا ہوں جن کا کام لوگوں سے بھیک مانگنا ہوتا ہے اور جو رات دن نشہ میں مدہوش رہتے ہیں اور اسلام کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو اسے اعتراضات کا نشانہ بنانے والی ہوتی ہیں۔

حضرت خلیفہ اوّل فرمایا کرتے تھے کہ مجھے عمر بھر میں صرف ایک دفعہ ایک بھنگی فقیر سے

شکست کھانی پڑی۔ وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا ''دلا کچھ دستگیر دے نام دا''۔ میں اُس وقت جوان تھا اور نیا نیا پڑھ کر نکلا تھا۔ میں نے کہا میں دستگیر کے نام پر کچھ نہیں دے سکتا۔ وہ بڑا ہوشیار تھا۔ کہنے لگا ''ہے کوئی خدا دے سوا دستگیر''؟ یعنی کیا خدا کے سِوا کوئی اَور بھی دستگیر ہے؟ اِس پر مجھے خاموش ہونا پڑا۔

پس جاہل فقیروں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لیے عجیب وغریب باتیں بنا رکھی ہیں۔ مگر جو حقیقی موحّد تھے انہوں نے اپنی جانیں دے دیں، قیدوبند کی مصیبتیں برداشت کیں، دشمنوں سے ماریں کھائیں مگر اپنے عقائد میں انہوں نے تبدیلی نہیں آنے دی۔ مثلاً خلقِ قرآن کے مسئلہ پر بحث ہوئی تو امام احمد بن حنبلؒ نے مار کھا کر اپنے ہاتھ تڑوا لیے مگر بادشاہ سے دبے نہیں۔ وہ یہی کہتے رہے کہ قرآن مخلوق نہیں مقول ہے۔ یعنی یہ خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ کوئی ایسی چیز نہیں جو پیدا کی گئی ہو۔ ایسا ہی کئی اَور بزرگوں نے لوگوں سے ماریں کھائیں، جیل خانے دیکھے مگر پروا نہیں کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی روشنی سے آج ساری دنیا منور ہو رہی ہے۔

یہ لوگ گو بعد میں آئے مگر درحقیقت یہ بھی صحابی ہی ہیں اور ان پر وہ حدیث صادق آتی ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِأَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمْ 7 کہ میرے سب صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کے پیچھے بھی چلو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ یہ لوگ بھی گو بعد میں آئے مگر اپنے قُرب اور محبت کی وجہ سے صحابہؓ کے مقام کو پہنچ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس حدیث کی بناء پر ستارے بن گئے جن سے ایک دنیا راہنمائی حاصل کر رہی ہے۔ ان لوگوں کی برکتوں اور رحمتوں سے جو لوگوں کو فیض پہنچا ہے اِس کے مقابلہ میں عوام کی کفر اور الحاد کی باتیں بالکل حقیر ہو جاتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ کفر اور الحاد کے باوجود جو حقیقی موحّد تھے اُن کی برکت سے خدا تعالیٰ کی باتیں دنیا میں قائم ہوتی رہتی ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھتی رہتی ہے۔ مُلحد فقیر اپنے اعمال کے متعلق آپ جواب دِہ ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لیے اپنی جانیں دے دیں قیامت کے دن بڑے بڑے درجے حاصل کریں گے''۔ (الفضل 27 جون 1957ء)

1: آل عمران: 80

2: صحیح مسلم مقدمۃ الکتاب للامام مسلمؒ میں ''اَمَرَنَا رسولُ اللّٰہ اَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ'' کے الفاظ ہیں۔

3: بنی اسرائیل :94

4: صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ و ابی بکرؓ و عمرؓ

5: مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۸﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ (المائدة: 118، 119)

6: نَغْدَہ: گھوٹی ہوئی بھنگ یا کسی دوا یا بوٹی کا پھوک (اردو لغت تاریخی اصول پر جلد 20 صفحہ 170 کراچی 2005ء)

7: تفسیر الرازی زیر آیت سورۃ البقرۃ آیت 1